88R6DG

۵۔ بلبل کا ذوقِ آزادی

مولوی غلام بھیک نیرنگؔ

پہلی بات : پرانے زمانے میں راجاؤں اور نوابوں کے علاوہ عام لوگ بھی جانوروں کا شکار کیا کرتے تھے۔ مچھلیوں کے شکار کی طرح جنگلی جانوروں کے شکار کا شوق عام تھا۔ اسی کے ساتھ جنگلوں کی کٹائی بھی تیزی سے ہوتی رہی جس سے جانوروں کی تعداد گھٹتی گئی۔ اس صورتحال کے پیشِ نظر حکومت نے جانوروں کے شکار پر پابندی عائد کردی اور جانوروں پر کیے جانے والے ظلم اور زیادتیوں کو روکنے کی کوشش کی جانے لگی۔ پرندوں کو قید میں رکھنا گویا انھیں فطری آزادی سے محروم کرنا ہے۔ ذیل کی نظم میں شاعر نے اسی احساس کو جگانے کی کوشش کی ہے۔

جان پہچان : مولوی غلام بھیک نیرنگؔ ۲۶ رستمبر ۱۸۷۴ء کو پنجاب میں پیدا ہوئے۔ بیسویں صدی کے اوائل کے شعرا میں انھیں ممتاز مقام حاصل تھا۔ انھوں نے حالؔی کی نیچرل شاعری کی تحریک کو آگے بڑھانے میں ایک فعال کردار ادا کیا۔ انھوں نے مختلف موضوعات پر نظمیں لکھیں جو اُس زمانے کے مشہور رسائل 'مخزن'، 'زمانہ' وغیرہ میں شائع ہوکر مقبولِ عام ہوئیں۔ 'کلامِ نیرنگ' ان کا شعری مجموعہ ہے۔ ۱۶ اراکتوبر ۱۹۵۲ء کو ان کا انتقال ہوا۔

قفس میں بلبلِ نالاں کی جب بے تابیاں دیکھیں
تو از راہِ عنایت ایک دِن صیاد یوں بولا

"یہ بے تابی تری ، اے مشتِ پر ، ہے سخت نادانی
یہ راحت ہے سراسر جس کو تو نے قید ہے سمجھا

وہ تیرا آشیانہ جس کو تو دن رات روتی ہے
وہ آخر کیا تھا ؟ بس اِک ڈھیر تھا تنکوں کا بے ڈھنگا

قفس کو دیکھ ، کاری گر نے کیا اچھا بنایا ہے
تناسب کا نمونہ ، خوب صورت ، خوش نما ، ستھرا

عبث اُس وحشیانہ زندگی کو یاد کرتی ہے
نہیں ، افسوس ! تجھ پر کچھ اثر عہدِ ترقی کا

کبھی صرصر کے حملے تھے، کبھی تھے برق کے دھاوے
وہ تیرا آشیانہ آفتوں کا اک نشانہ تھا

محافظ کون تیری جان کا تھا صحنِ گلشن میں
کوئی طائر شکاری تجھ کو چپکے سے جھپٹ لیتا

قفس کیا ہے ، حصارِ عافیت ہے تو اگر سمجھے
نہ اندر سے کوئی ڈر ہے نہ باہر سے کوئی کھٹکا

ہوا اور روشنی اور دانہ پانی ، سب میسر ہے
مزے سے چہچہا اور حمد خالق کے ترانے گا

یہ فریاد و فغان و آہ ، ناشکروں کی باتیں ہیں
اری ناداں ! تجھے ممنون ہونا چاہیے میرا"

کہا بلبل نے ، "اے صیادِ مشفق ! سچ کہا تو نے
تری راحت میں کیا شک ہے، تری شفقت کا کیا کہنا

مگر حبِ وطن اور ذوقِ آزادی عجب شے ہے
چمن کی یاد دل سے جا نہیں سکتی کبھی اصلا

پرائے دل کا دُکھ اے مہرباں ، ایسا ہی ہوتا ہے
کسی کو کیا خبر ہے ، دوسرے پر کیا قلق گزرا

حقیقت میری بے تابی کی تجھ پر تب عیاں ہوتی
کہ میں صیاد ہوتی ، تو گرفتارِ قفس ہوتا"

خلاصہ : بلبل کو قفس میں صیاد نے بے چینی کی حالت میں دیکھا تو اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگا کہ تجھے رہ رہ کر اپنا وہ آشیانہ یاد آتا ہے جو صرف چند تنکوں کا ڈھیر تھا۔ وہ غیر محفوظ تھا کہ کوئی بھی شکاری تجھ پر حملہ کرسکتا تھا۔ اس کے مقابلے میں یہ قفس صاف ستھرا اور عمدہ کاریگری کا نمونہ ہے۔ یہاں کوئی خطرہ نہیں۔ دانہ پانی، ہوا، روشنی سب موجود ہے۔ تجھے اپنے آشیانے پر افسوس کرنے کی بجائے میرا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ یہ سن کر بلبل نے کہا کہ اے صیاد! تیری مہربانیاں اور قفس کی راحتیں قابلِ تعریف ہیں مگر وطن کی محبت اور ذوقِ آزادی عجیب چیز ہے۔ چمن کی یاد کسی طرح بھی دل سے نہیں نکل سکتی۔ تم میرے دکھ کو اسی وقت سمجھ سکتے ہو جب تم قفس میں گرفتار ہو اور تمھاری جگہ میں صیاد رہوں۔

معانی واشارات

قفس	پنجرہ	Cage
نالاں	بیزار	Weary
عنایت	مہربانی	Kindness
صیاد	شکاری	Hunter
مشتِ پر	تھوڑے سے پر	Fistful of feathers
سراسر	بالکل	Obvious
عبث	بے کار	Useless
صرصر	طوفانی ہوا	Whirlwind
دھاوا	حملہ	Attack
عافیت	خیریت، بھلائی	Safety
ممنون	احسان مند	Grateful
مشفق	مہربان	Kind
ذوقِ آزادی	آزادی کی للک	Fondness of freedom
اصلا	کبھی	Ever

مشقی سرگرمیاں

نظم کا بغور مطالعہ کیجیے اور دی ہوئی سرگرمیاں ہدایت کے مطابق مکمل کیجیے۔

- نظم میں پرندے کے لیے استعمال کیے گئے دیگر ناموں کو تحریر کیجیے۔
- آشیانے کے متعلق صیاد کی رائے لکھیے۔
- بلبل کو چمن میں درپیش خطروں کو بیان کیجیے۔
- رواں خاکہ مکمل کیجیے۔

غلام بھیک نیرنگ
پیدائش → ☐
مجموعۂ کلام → ☐
وفات → ☐

- بلبل کی جس حرکت پر صیاد کو افسوس ہے، تحریر کیجیے۔
- قفس اور چمن کے بارے میں صیاد اور بلبل کے خیالات کے فرق کو واضح کیجیے۔
- رواں خاکہ مکمل کیجیے۔

قفس کی تعریف میں کہے گئے الفاظ
☐ ☐ ☐

- صیاد کی نصیحت اور بلبل کے جواب کی وضاحت کیجیے۔
- اپنی پسند کا شعر نقل کرکے پسندیدگی کی وجہ بیان کیجیے۔
- نظم سے زیر اضافت والی ترکیبیں نقل کرکے حروفِ اضافت کے ساتھ دوبارہ تحریر کیجیے۔
- 'آزادی کی اہمیت' پر دس سطریں تحریر کیجیے۔
- 'بے زبان پرندوں کو قید نہیں کرنا چاہیے۔' اظہارِ خیال کیجیے۔
- بلبل کا انگریزی نام لکھیے۔

منصوبہ/سرگرمی

اقبالؔ کی نظم 'پرندے کی فریاد' حاصل کرکے جماعت میں پڑھیے۔